خطباتِ حکیم الامت 32 جلدوں سے منتخب الہامی جواہرات

جواہراتِ حکیم الامت

جلد ۱
عقائد... نماز... حج
رمضان... روزہ
زکوٰۃ... سیرۃ النبی ﷺ

جلد ۲
علم و عرفان
شریعت کے اسرار و رموز
حکمت و معرفت کا منتخب گنجینہ

جلد ۳
تصوف... اخلاق
باطنی تزکیہ کا دستور العمل
تصوف کی اصلاحات
کی تشریحات

جلد ۴
اتباعِ سنت
حقوق العباد، فقہی مسائل
معاملات... آخرت
سیاست
تعویذات و عملیات
لطائف و ظرائف
معاشرت

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

پسند فرمودہ

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ
شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
و دیگر اکابرین

جمع و ترتیب

حضرت صوفی محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ
خلیفۂ مجاز
مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان

خطباتِ حکیم الامتؒ 32 جلدوں سے منتخب الہامی جواہرات

جواہراتِ حکیم الامتؒ ۱

عقائد... نماز... حج... زکوٰۃ... رمضان... آخرت، سیرۃ النبیؐ... اتباع سنّت
تصوف... علم وعرفان... اوراد ووظائف... فقہی مسائل... اخلاق... معاملات... سیاست
حقوق العباد... معاشرت... عملیات وتعویذات... لطائف وظرائف

ازافادات

حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

پسند فرمودہ

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ
شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
ودیگر اکابرین

جمع وترتیب

حضرت صوفی محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز
مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

جواہر حکیم الامت

تاریخ اشاعت.................. ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

ناشر.......................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت۔۔۔۔۔فیصل فدا پرنٹنگ پریس ملتان فون 061-4570046

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ.....چوک فوارہ.....ملتان
اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید روڈ.....راولپنڈی
ادارہ اسلامیات..........انار کلی..........لاہور
دارالاشاعت..........اردو بازار..........کراچی
مکتبہ سید احمد شہید..........اردو بازار.....لاہور
مکتبۃ القرآن..........بنوری ٹاؤن..........کراچی
مکتبہ رحمانیہ..........اردو بازار.......لاہور
مکتبہ دارالاخلاص.....قصہ خوانی بازار.....پشاور
مکتبہ رشیدیہ.....سرکی روڈ..................کوئٹہ

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K (ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

''یعنی اگر ابو طالب پر لطف ازلی ہوتا تو جذب حق کے ہوتے ہوئے راہ حق سے یہ بدد لی کیسے ہوتی'' غرض اس حکایت سے معلوم ہوا کہ فساد استعداد اتباع سے عار اور ننگ کا سبب ہو جاتا ہے۔ (الظہور ج ۵)

فاتح استعداد

معنی	نختم	علی	افواہہم	ایں شناس این است راہرو را ہم
تاز	راہ	خاتم	پیغمبراں	بوکہ برخیزد زلب ختم گراں

فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں جو نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ (ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے) آیا ہے اس کے معنی فساد استعداد کے ہیں اس کو پہچانو کہ یہ راہرو یعنی سالک کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ کے معنی تو یہ ہیں کہ ہم اس کے منہ پر تکلم سے مہر لگا دیں گے فساد استعداد تو اس کے معنی نہیں ہیں پس تحقیق اس کی یہ ہے کہ ایک تو تفسیر ہے اور ایک تعبیر۔ تفسیر تو یہ ہے کہ مدلول قرآنی کو بیان کیا جاوے اور تعبیر یہ ہے کہ مدلول حقیقی سے بوجہ تشابہ کے بطور تمثیل کے دوسرے مقام کی طرف ذہن کو عبور کرنا اور منتقل ہونا۔ اس سے یہ مقصود نہیں ہوتا کہ قرآن شریف میں یہ مراد ہے بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس پر دوسری حالت کو جو اس کے مشابہ ہے قیاس کرو۔ پس نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ کی تفسیر تو یہی ہے کہ ہم تکلم سے ان کے منہ پر مہر کر دیں گے مگر مولانا فرماتے ہیں کہ اس مہر سے ذہن منتقل کرو۔ دوسری مہر کی طرف جو کہ اس مہر کا سبب اصلی ہوئی ہے۔ وہ کیا ہے؟ فساد استعداد کی مہر۔ پس اس کی نسبت کہتے ہیں کہ اس کو پہچانو کہ مہر کا سبب فساد استعداد ہے تا کہ لب سے یہ مضبوط مہر خاتم پیغمبران کی راہ کا اتباع کرنے سے ٹوٹے۔ اور اس لب کھلنے اور مہر کے ٹوٹنے سے مراد یہ نہیں کہ بولنے کے لئے کھل جاویں بلکہ مطلب یہ ہے کہ باطنی لب و دہان کھلنے سے غذائے روحانی فیوض کی پہنچنے لگے۔ آگے آپ کی مہر اٹھانے کی شان بیان فرماتے ہیں۔ قال

ختمہائے	کانبیا	بگذاشتند	آں	بدین احمدی برداشتند

''یعنی وہ مہریں نقصان استعداد کی جو انبیاء چھوڑ گئے تھے آپ کا دین ایسا کامل ہے کہ اس کی برکت نے وہ سب نقصان اٹھا دیئے'' اور یہاں مہر سے یہی نقصان مراد ہے نہ کہ فساد کیونکہ فساد استعداد تو ہر نبی کے اتباع سے مرتفع ہوتا رہا ہے البتہ جس درجہ کا

کمال استعداد آپ کی برکت سے نصیب ہوا وہ آپ کے ساتھ خاص اس خاص کمال کے مقابل استعداد سابقہ کو ناقص کہا جا سکتا ہے۔ قال

قفلہائے ناکشاندہ ماندہ بود از کف انا فتحنا برکشود

"یعنی استعداد کے بہت سے قفل بے کھلے رہ گئے تھے۔ انا فتحنا یعنی صاحب انا فتحنا کے ہاتھ مبارک سے کھلے اور آپ کو بالخصوص صاحب انا فتحنا کہنے میں ایک نکتہ ہے۔ ورنہ یوں تو آپ کو صاحب ق ص صاحب الم بھی کہہ سکتے ہیں اور وہ نقطہ یہ ہے کہ یہاں قفلوں کے کھولنے کا چونکہ بیان ہے اس لئے صاحب انا فتحنا کہنا مناسب ہوا اور نیز آپ کا لقب بھی فاتح ہے۔ یہ تو لفظی وجہ ہوئی اور معنوی نکتہ یہ ہے کہ انا فتحنا کو عام لیا جاوے فتح مکہ ہی کے ساتھ خاص نہ کیا جاوے خواہ فتح مکہ ہو یا فتح باطنی ہو اور آگے جو مضمون ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

تا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف فرمائے اور آپ پر احسانات کی تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے راستے پر لے چلے۔

وہ واقع میں بھی فتح باطنی ہے۔

یہاں پر ایک طالب علمانہ شبہ ہوا کرتا ہے اس کا حل کر دینا بھی جملہ معترضہ کے طور پر ضرور ہے۔ وہ یہ ہے کہ انا فتحنا پر لیغفرلک اللہ الخ کیسے مرتب ہوا۔ کہاں فتح مکہ اور کہاں مغفرت وغیرہ۔ فتح کو مغفرت وغیرہ میں کیا دخل؟ مفسرین نے مختلف اور بعید از بعید توجیہیں اس مقام کی لکھی ہیں مگر الحمد للہ! میری سمجھ میں جو آیا ہے وہ بے تکلف اور دلپذیر بات ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام عرب کے لوگ اس کے منتظر تھے کہ فتح مکہ ہو تو ہم مسلمان ہوں چنانچہ فتح مکہ پر جوق در جوق اسلام لانے لگے اور لوگوں کے اسلام لانے سے حضورؐ کے مراتب قرب بڑھتے ہیں نفس تبلیغ سے تو اور طرح کا ثواب ہوتا ہے اور اس تبلیغ سے اسلام لانے کا ثواب اور نوع کا ہے۔ ورنہ تبلیغ تو تمام انبیاء نے کی ہے۔ نفس تبلیغ میں سب انبیاء برابر ہیں۔ حضورؐ جو فخر فرمادیں گے وہ کثرت امت پر ہوگا فتح مکہ سبب ہے اسلام لانے کا اور اسلام لانا لوگوں کا سبب ہے۔ آپ کی زیادت قرب کا اور زیادت قرب سبب ہے لیغفرلک اللہ (الی) ینصرک اللہ کا۔ اور سبب کا

سبب یا سبب السبب کا سبب اس مسبب کا بھی سبب ہوتا ہے پس فتح مکہ کو مغفرت وغیرہ میں اس طرح دخل ہوا اور ترتب بے تکلف درست ہو گیا۔ (الظہور ج ۵)

فیوض وعلوم

قال مولانا الرومی رحمۃ اللہ علیہ

باز گشتہ از دم او ہر دو باب　　　ہر دو عالم دعوت او مستجاب

"آپ کے دم یعنی کلام سے دونوں دروازے کھل گئے یعنی دنیا میں تو علوم کے دروازے جن کا بیان قفلہائے ناکشادہ الخ میں آ چکا ہے اور آخرت میں لقائے حق اور دخول جنت کا دروازہ جس کا بیان مقدمہ میں آ چکا ہے۔ پس دونوں جہاں میں آپ کی دعا مستجاب ہے۔ آگے آپؐ کے اس فیض کا اکمل ہونا بیان فرماتے ہیں۔ قال

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود　　　مثل اونے بود و نے خواہند بود

آپؐ اس سبب سے خاتم ہوئے ہیں کہ فیوض وعلوم کے جود وعطا میں آپ کا مثل نہ ہوا اور نہ ہو گا۔ کمالات کے تمام مراتب آپؐ پر ختم ہو گئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ خاتم زمانی ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپؐ خاتم مطلق ہیں زماناً بھی اور کمالاً بھی اور خاتمیت کے یہ معنی جو اس شعر میں مع شعر مابعد کے مذکور ہیں وہ ہیں جو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحذیر الناس میں بیان فرمائے ہیں جس پر مبتدعین نے مولانا پر بے حد شور مچایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو یہ اشعار ملے نہیں ورنہ سہولت کے ساتھ فرما دیتے کہ خاتمیت کے یہ معنی بیان کرنے میں میں تنہا نہیں ہوں۔ مولانا روم نے بھی اس کو لیا ہے قال

چونکہ در صنعت برد استا دوست　　　نے تو گوئی ختم صنعت بر توست

تمثیل کے طور پر فرماتے ہیں کہ دیکھو جب کسی صنعت میں استاد سبقت لے جاتا ہے تو تم اس کو کہتے نہیں۔ یعنی یہ کہتے ہو کہ یہ صنعت تجھ پر ختم ہے اسی طرح حضور خاتم کمالات ہیں یعنی آپؐ کا مثل کمالات میں کوئی نہیں۔ پس یہ معنی ہیں خاتمیت کے یعنی ختم زمانہ کے ساتھ آپ اس طرح بھی خاتم ہیں۔ قال

در کشاء و ختمہا تو خاتمی　　　در جہان روح بخشاں خاتمی

اول تو قوت فیضان کے اندر آپ کا خاتم ہونا بیان فرمایا تھا۔ اس شعر میں نقصان استعداد

کی مہروں کے فاتح ہونے کے اعتبار سے آپ کا خاتم ہونا ظاہر فرماتے ہیں کہ آپ مہروں کو کھولنے میں خاتم ہیں اور روح بخش حضرات یعنی انبیاء کے عالم میں آپ بمنزلہ خاتم کے ہیں اور اس تقریر میں عجیب لطیفہ ہے یعنی آپ فاتح ہونے میں بھی خاتم ہیں وجہ لطافت کی یہ ہے کہ فاتح اور خاتم کے معنی میں ظاہراً تقابل ہے اور یہاں بجائے تقابل کے ایک دوسرے کا مکمل ہے۔ قال

ہست اشارات محمد المراد کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد

یعنی آپ کی تصریحات تو علوم کا خزانہ ہیں ہی حضورؐ کے تو اشارات سے علوم کے دریا کھلتے ہیں المراد کے معنی ہیں الحاصل۔ یعنی حاصل یہ ہے کہ حضورؐ کے اشارات سے اتنا بڑا دریا علوم کا کھلتا ہے کہ فتوح درفتوح ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ احادیث کے چھوٹے چھوٹے اشاروں سے بڑے بڑے علوم کھلتے ہیں اور وہ مثال ہو جاتی ہے کہ

یارب چہ چشمہ ایست محبت کہ من ازاں یک قطرہ آب خوردم و دریا گریستم

یہ ہے غایت حضورؐ کے تولد شریف کی اور نبوت شریف کی اے مدعیان محبت تم لوگوں نے اس غایت پر بھی نظر کی ہے یا خالی زبانی محبت ہی ہے۔ یاد رکھو! زبانی محبت بلا اس غایت کی تحصیل کے کارآمد نہیں ہے۔ آپ لوگ تو صرف ایک چیز یعنی ذکر ولادت کا اہتمام کرتے ہو اور ہم اس ذکر کے ساتھ اس فکر کو بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ غایت اس کی کیا ہے۔ (الظہور ج ۵)

متاخرین کے لئے رحمت ہونا تو بعید نہیں لیکن پہلوں پر رحمت ہونے کے لئے بھی حضور کا ایک وجود سب سے پہلے پیدا فرمایا۔ اور وہ وجود نور کا ہے کہ حضور اپنے وجود نوری سے سب سے پہلے مخلوق ہوئے ہیں اور عالم ارواح میں اس نور کی تکمیل و تربیت ہوتی رہی آخر زمانہ میں اس امت کی خوش قسمتی سے اس نور نے جسد عنصری میں جلوہ گر و تاباں ہو کر تمام عالم کو منور فرمایا۔ پس حضور اولاً و آخراً تمام عالم کے لئے باعث رحمت ہیں۔ پس حضور کا وجود تمام نعمتوں کی اصل ہونا عقلاً و نقلاً ثابت ہوا تو ایسا کون مسلمان ہوگا کہ جو حضور کے وجود باجود پر خوش نہ ہو یا شکر نہ کرے۔ (السرور ج ۵)

ختم نبوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ یا سیرت میں اول کمالات نبوت کا ذکر ہوگا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا کمال یہی ہے کہ آپ نبی ہیں اور خاتم النبیین وسید المرسلین ہیں۔ جن میں اول احکام بیان کئے جائیں گے تا کہ معلوم ہو کہ آپ ایسی معتدل اور کامل اور سہل

شریعت لے کر مبعوث ہوئے ہیں جس کے بعد واقعی کسی اور شریعت کی ضرورت نہیں۔ پھر معجزات کا ذکر ہوگا کیونکہ عقلاء تو احکام وشریعت کی خوبی سے کمال کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مگر متوسط العقول کی فہم وہاں تک دیر میں پہنچتی ہے اور کم عقل کی تو پہنچتی ہی نہیں اور نبی عامہ مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو چاہیئے کہ اس میں وہ کمالات بھی ہوں جن کو ہر شخص سمجھ سکے وہ معجزات ہیں اس کے بعد پھر حسن و جمال ظاہری کا تذکرہ ہوگا اور یوں کہا جائے گا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن یوسف علیہ السلام دم عیسیٰ علیہ السلام اور ید بیضا رکھتے ہیں تمام اوصاف جو انبیاء رکھتے ہیں وہ تنہا آپ میں موجود ہیں۔) (نورالنور ج ۵)

سیرت میں کیا بیان کرنا چاہیے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ حالات وکمالات زیادہ بیان کرنے چاہئیں جو بعد از نبوت ظاہر ہوئے ہیں کیونکہ انہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا اور سردار عالم ہونا ظاہر ہوسکتا ہے۔ نیز ان کے ذکر سے حضور کا اتباع بھی ہوسکتا ہے باقی جو حالات قبل از نبوت ہیں ان میں اتباع نہیں ہوسکتا۔

مثلاً آپ کی ولادت کے وقت ایوان کسریٰ میں زلزلہ آ گیا تھا یا ستارے زمین کی طرف جھک آئے تھے اس میں کوئی اتباع کیوں کر کر سکتا ہے یہ کس کے اختیار میں ہے کہ اپنی پیدائش کے وقت بادشاہوں کے ایوان کو ہلا دیا کرے۔ (المورد الفرخی فی المولد البرزخی ج ۵)

ایمان اور نبوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان نبوت سے پہلے بھی حاصل تھا۔ آپ کے اندر اور کمالات کا مادہ بھی سب موجود تھا۔ آپ ابتداء ہی سے معرفت وانوار کے جامع تھے مگر آپ کو اس کی خبر نہ تھی۔ بعد نبوت کے حق تعالیٰ نے ان کمالات سے واقف کر دیا' تب معلوم ہوا کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی دولت دے رکھی ہے اور اب خبر ہوئی کہ جو کیفیت میرے اندر ابتداء سے موجود ہے اس کا نام ایمان ومعرفت وغیرہ وغیرہ ہے۔ (المورد الفرخی فی المولد البرزخی ج ۵)

صدمہ وفات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت تلوار نکال کر سب کو دھمکایا خبر دار کوئی شخص زبان